سوال

(274) میت کے لیے ہاتھ اٹھا کر اجتماعی دعائیں ؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جو لوگ میت کے گھر تین دن تک ہاتھ اٹھا اٹھا کر دعا کرتے ہیں، کیا یہ اسلام میں جائز ہے ؟ (حاجی نذیر خان دامان حضر)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

میت کے گھر یا اہل میت کے پاس جا کر، تین دن تک بار بار ہاتھ اٹھا کر دعا کرنے کا کوئی ثبوت اسلام میں نہیں لہذا اسلام میں نہیں لہذا یہ کام بدعت ہے ۔

مفتی رشید احمد لدھیانوی دیوبندی نے لکھا ہے : تعزیت کی دعا میں ہاتھ اٹھانا بدعت ہے " (احسن الفتاوی ج 4 ص 245)

دیوبندی مدرسے خیر الدارس ملتان سے فتویٰ جاری ہوا :

" تعزیت مسنونہ میں آپ ﷺ اور صحابہ کرام سے ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا ثابت نہیں " (رجل رشید تصنیف نعیم الدین دیوبندی ص 173)

" دارالعلوم " دیوبند کے مفتی نے فتویٰ لکھا :

" تعزیت کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ کیف ما اتفق انفرادی طور پر میت کے گھر جائے اور گھر والوں کو صبر کی تلقین کرے اور تسلی کے کچھ کلمات کہہ دے ، ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا ثابت نہیں ۔ " (حبیب الرحمن دیوبندی کا فتویٰ بحوالہ رجل رشید ص 170)

دیوبندی مدرسے دارالعلوم کراچی والوں نے فتویٰ دیا :

" مروجہ طریقہ کے مطابق تعزیت کے لیے ہاتھ اٹھا کر فاتحہ پڑھنا اور دعا کرنا شرعاً ثابت نہیں ہے ۔ اس لیے تعزیت کیلئے رسمی طور پر ہاتھ اٹھانا درست نہیں ۔ " (رجل رشید ص 171)

حیرت ہے ان لوگوں پر جو اس کام کو بدعت اور غیر ثابت قرار دے کر بھی تعزیت کی اجتماعی دعاؤں میں سرگرم رہتے ہیں ۔ ! (الحدیث : 61)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاوی علمیہ

جلد1۔کتاب الجنائز۔صفحہ514

محدث فتویٰ